

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

قریب ایک سال پیشتر اتم نے خامہ فرمائی کی تھی۔

وہ علم و فضل و مکالات میں یگانہ ہے خدا کے دین کی خدمت ہی اک نشانہ ہے
اساتذہ سے کیا اکتساب علم وہ نہ وہ اپنی ذات میں اک بے بہاذانہ ہے
مقام اس کا فناہت میں ہے بلند تریں وقار اس کا حقیقت میں عالمانہ ہے
(احسن)

استاد گرامی مولانا نفیس احمد مصباحی، اشرفیہ مبارک پور نے اس ہمہ جہت ذات کا سراپا
کاڑھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

”آپ (مفتي نظام الدین رضوی) کا نام سنتے ہی ایک ایسے جلیل القدر عالم رباني کا سراپا
ذہن کے پردہ پر ابھرتا ہے، جو مذہبی علوم و فنون خصوصاً فقہ و اصول فقہ میں مہارت و مکال کی وجہ سے
جدید پیچیدہ شرعی و فقہی مسائل کے حل کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں، جو میدان تحقیق و تدقیق میں امتیازی
شان اور علاحدہ شناخت کے حامل ہیں، یہاری کے باوجود برابر درلیں و افتاؤں، تصنیف و تالیف اور
دعوت و ارشاد کے کاموں میں مصروف اور الجھے ہوئے ملی و جماعتی مسائل کی عقدہ کشائی کے لیے فکر
مند نظر آتے ہیں، آپ حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی علیہ الرحمہ کے فرمان
”زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام“ کی عملی تصور ہیں۔“

استاذی الکریم سراج الفقہاء محقق مسائل جدید علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی
مصطفیٰ دام ظله النوری (ولادت: ۱۹۵۷ء مارچ ۱۹۷۲ء / ۱۳۷۷ھ بروز جمrat) کی شخصیت
و خدمات کا ایک جہان قائل ہے، ۱۹۸۰ھ/۱۴۰۰ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے بعد
سے تا حال اسی یونیورسٹی میں درس و تدریس، فتویٰ نویسی اور تصنیف و تالیف کا گراں قد رفریضہ انجام
دے رہے ہیں، آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد شفیع عظیٰ، مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہما الرحمہ،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عنوان

۳ میں ایک کون؟

﴿ مقرر ﴾

حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی مصباحی

تاریخ : ۱۸ نومبر ۲۰۱۰ء بعد نماز عشا

مقام : بندرہ بسم اللہ کمپاؤنڈ، مشرقی بندرہ، ممبئی۔

زیراہتمام

سنی دعوت اسلامی - ممبئی

علامہ عبد اللہ خاں عزیزی، علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، بحر العلوم مفتی عبدالمنان عظمی جیسی عظیم و جلیل بلند پایہ شخصیات شامل ہیں، آپ صرف دو (حضور شارح بخاری و مفتی اعظم ہند) واسطے سے فقہ و افتاء میں فیضان امام احمد رضا سے بہرہ و راوی مستفیض ہیں، آپ کے قلم زرنگار سے اب تک تقریباً سوا سو سے زائد مقالات و مضمایں معرض وجود میں آچکے ہیں، آپ کی کل تصانیف کی تعداد تین سے مقابوڑ ہے، جن میں مطبوعہ تصانیف و تحقیقات ایکیس ہیں، ملک ہندوستان میں منعقدہ ۲۲۶ سے زائد دینی و مذہبی علمی و فقہی اور عصری سمینار میں شرکت کر چکے ہیں اور مقالات بھی پیش کیے ہیں، آپ الجامعۃ الاشرفیۃ مبارک پور میں صدر شعبۃ افہا اور ناظم مجلس شرعی کے منصب جلیل پر فائز ہیں۔
(بارک اللہ تعالیٰ فی عمرہ و علمہ و عملہ و فضلہ) آمین!

۱۸ ابر جنوری ۲۰۱۲ء، صفر المظفر ۱۴۳۱ھ بروز مغل تحریک سنی دعوت اسلامی کے زیر اهتمام مبینی میں منعقدہ جلسہ دعوت و ارشاد نام ”تہتر میں ایک کون؟“ میں مفتی صاحب قبلہ نے مذکورہ عنوان کے تحت قریب سوا گھنٹے کا انہائی عالمانہ و محققانہ خطاب فرمایا تھا، اس پروگرام میں میں شریک تونہ ہو سکا، البتہ حضرت کی تقریر موبائل کے ذریعہ سننے کا اتفاق ہوا، کافی پسند آئی اور رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں پوری تقریر انہیں کے الفاظ میں بلا کم و کاست صفحہ قرطاس انہیں پر اُنار دی، اور قارئین اہل سنت کے افادہ کے لیے وہ پوری تقریر یا میرسنی دعوت اسلامی مولانا محمد شاکر نوری رضوی کے مشورے پر ایک کتابچہ کی شکل میں پیش کی جا رہی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق امت محمدیہ کے تہتر فرقوں میں ہم اہل سنت و جماعت ہی اہل حق و اصحاب بہشت ہیں اور بر صیر ہندوپاک میں ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں مسلک حق کا سچا پیروکار رکھے، اور استقامت علی الایمان کے ساتھ فروع سنت کا درست جذبہ دینی عطا فرمائے۔ آمین!

طالب دعا:

محمد توفیق حسن برکاتی مصباحی عفی عنہ
۱۲ ارشوال المکرّم ۱۴۳۳ھ شب پنج شنبہ

تہتر میں ایک کون؟

حضرات علماء کرام، منبر اقدس پر جلوہ فرما صدر اجلاس، اور جملہ حاضرین،
اہل سنت و جماعت! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد! عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرُو
قالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صلی اللہ علیہ وسلم - : إِنَّ بَنَى إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى
ثِنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَرَّقَتْ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثَ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا
مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا : وَمَنْ هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

رواہ الترمذی و فی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة: شَتَّان وَسَبْعُونَ
فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ.^(۱) صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنی گفتگو کا آغاز کریں، آئیے سب سے پہلے حضور سید عالم، تاجدار بنی آدم و آدم، نبی امی فداہ ابی و اُمی جناب احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں بلند آواز سے درود پاک کا ہدیہ پیش کریں۔

اللهم صل علی سیدنا و مولانا محمد معدن الجود والکرم وآلہ
واصحابہ وبارک وسلم صلاة وسلاماً علیک يا حبیبی یار رسول اللہ!

تہتر میں ایک کون؟ اس کا جواب خود اسی حدیث پاک میں موجود ہے، جس حدیث کو سامنے رکھ کر یہ سوال پیدا ہوا ہے، فرقے تو بہت ہیں لیکن زیادہ تر فرقے ایسے ہیں کہ جن پر آج کل کے مشہور فرقوں کا بھی اتفاق ہے، کوہ فرقہ ناجیہ نہیں ہیں، بلکہ وہ فرقہ ناریہ ہیں، تو جن کے ناری و جہنمی ہونے پر سب کا اتفاق ہے میں ان کا فی الحال یہاں پر کوئی ذکر نہیں کرتا، لیکن تین، چار جو مشہور مشہور فرقے ہیں، ہم ان کا نام لیں گے، اس لیے نہیں کہ ہم ان کی

(۱) مشکلۃ شریف، ص ۳۰، باب الاعتصام بالكتاب والسنۃ۔

دل آزاری چاہتے ہیں، اور اس لیے بھی اس لیے نہیں کہ ان کا رد کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس لیے کہ سوال کا جواب دینے کے لیے ان فرقوں کا نام لینا بہر حال ضروری ہے، اور اس لیے بھی کہ اگر ان فرقوں کے لوگ بھی دور و نزدیک کہیں سے سن رہے ہوں تو ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثوں کی روشنی میں ان کو بھی سمجھانا چاہتے ہیں، جب تک زندگی ہے اور دم میں دم ہے ہم کوشش کریں گے کہ ان بھٹکے ہوئے لوگوں کو بھی احادیث نبویہ سنانا کرسنا۔ نبویہ کے قریب لاکسیں اور صراطِ مستقیم پر چلانے کی کوشش کریں، نہ کسی کی دل آزاری کریں گے، نہ یہاں کسی پر کوئی لعنت ملامت ہوگی، کیوں کہ ہم ایک مبلغ کی حیثیت سے آپ کے سامنے آئے ہیں، ہمارا کام ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیغام سب تک پہنچا دینا، ارشادِ رسول ہے: **بَلْغُوا عَنِّي وَلَوْ أَيْةً۔** ہم کوشش کریں گے کہ آسان لفظوں میں بہت ہی آسان آسان باتیں پیش کریں تاکہ ہر شخص ان کو سمجھ سکے اور کل قیامت کے دن یہ کوئی عذر نہ کر سکے کہ مبلغین نے ہم تک اللہ و رسول کا پیغام پہنچایا ہی نہیں، اس لیے بھٹک گئے۔

اچھا، آپ لوگ ہم سے صرف سوال کریں گے یا کچھ ہمارے بھی سوال کا جواب دیں گے؟ اب تک ہر جمیع میں تو یہی ہوتا رہا ہے کہ آپ لوگ سوال کرتے تھے، میں جواب دیتا تھا، لیکن ضرورت ہوگی تو آج میں بھی آپ لوگوں سے کچھ سوال کروں گا۔

مشہور مسحور فرقے کون ہیں؟ پہلا فرقہ جو اس وقت مشہور ہے، وہ وہابی فرقہ ہے، ہم ان کو وہابی کہتے ہیں مگر وہ لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث اور غیر مقلد کہتے ہیں، اہل حدیث، حدیث دانی کی طرف نسبت کرتے ہوئے نہیں، بلکہ ایک فرقہ کی حیثیت سے قادیانی، بہت مشہور فرقہ ہے، جن کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دنیا بی آ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے غلام احمد کو قادیان میں اپنا بی بنا کر بھیجا، وہ لوگ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں، غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اور ہم ان کو قادیانی کہتے ہیں، ایک فرقہ چکڑالویوں کا ہے، یعنی منکرین حدیث کا، یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے قرآن، اللہ کی

کتاب کافی ہے، حدیث کی کیا ضرورت؟ حدیث رسول ہمارے لیے جو جتنی نہیں ہے، ہم ان کا نام رکھتے ہیں منکرین حدیث، کیوں کہ یہ حدیث رسول کے جو جتنے کے قائل نہیں ہیں، حدیث رسول کو یہ لوگ نہیں مانتے، مگر وہ لوگ اپنا نام رکھتے ہیں اہل قرآن، ایک اور فرقہ ہے دیوبندی، یہ لوگ بھی اپنی نسبت اسی طور پر کرتے ہیں، ہم بھی ان کو دیوبندی کہتے ہیں اور وہ بھی اپنے آپ کو دیوبندی سمجھتے اور کہتے ہیں، اور کبھی بھی لوگوں کو بہکانے کے لیے جہاں جیسا موقع دیکھا اس کے لحاظ سے وہ اپنا کچھ اور بھی بتا دیتے ہیں، کہیں اپنے کو قاسمی کہہ دیتے ہیں، کہیں اشرفی کہہ دیتے ہیں، کہیں رشیدی اور امدادی بھی کہہ دیتے ہیں، یہ الگ الگ ان کے نام ہیں، لباس ہیں اور اصل میں وہ دیوبندی ہیں، دیوبندی اس لیے کہا جاتا ہے کہ دیوبند کے کچھ علماء ہیں جن کے باطل عقائد کو وہ لوگ مانتے ہیں اس لحاظ سے وہ دیوبندی ہیں تو اس طریقے سے یہ چند مشہور فرقے ہوئے، وہابی یا اہل حدیث اور قادیانی یا احمدی، چکڑالوی یا منکرین حدیث یا اہل قرآن، اور دیوبندی فرقہ، فرقے کی حیثیت سے یہ چاروں فرقے بہت مشہور ہیں، ایک فرقہ اور ہے جو فرقہ کی ہی حیثیت سے مشہور ہے وہ ہے اہل سنت وجماعت، وہ کون ہیں؟ وہ ہم اور آپ ہیں۔ الحمد لله!

یہ ایک مختصر سی تمہید ہوئی، اس تمہید کو ذہن میں رکھ کر اب سب سے پہلے آپ اس حدیث پاک کا ترجمہ سنئے، جس کی روشنی میں یہ سوال (تہتر میں ایک کون؟) اٹھایا جاتا ہے۔ صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بنا سرائیں، بہتر مذاہب میں بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، بہت کئے، اور میری امت تہتر فرقوں میں بہت جائے گی، کلمہ فی النار سارے فرقے جہنمی ہیں مگر ایک فرقہ، تو اسی موقع پر صحابہ کرام نے عرض کیا تھا، من ہی یا رسول اللہ؟ یا رسول اللہ! یہ تہتر میں ایک کون ہیں؟ تو ذرا آئیے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیارا پیارا جواب سنئے، فرماتے ہیں: ما انما علیہ واصحابی، جس مذہب پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس مذہب پر ہیں وہ کون

سامنہ ہب ہے؟ مذہب سنت ہے، حضور کی سنت ہی حضور کا مذہب ہے، اور صحابہ کا کیا مذہب ہے؟ جو حضور کی سنت ہے وہی صحابہ کا بھی مذہب ہے۔ ما انا علیہ واصحابی جس مذہب پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں، حضور بھی اپنی سنت پر ہیں اور صحابہ بھی حضور کی سنت پر ہیں، اس لیے ما انا علیہ واصحابی کا مطلب کیا ہوا؟ اہل سنت۔ یہ حدیث امام ترمذی نے جامع ترمذی میں روایت کی ہے۔

مند احمد بن حنبل اور سفیان ابو داؤد کی روایت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان لفاظ میں ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر فرقے جہنمی ہیں اور ایک فرقہ جنتی ہے، صحابہ نے پوچھا کہ یہ جنتی فرقہ کون ہے؟ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہی الجماعت، وہ جماعت ہے، تو سنت اور جماعت دونوں کو ملا کر کے اُسی زمانے میں اس فرقے کا نام ہو گیا تھا اہل سنت و جماعت۔ کوئی سوچ گا کہ یہ تو آپ نے مطلب نکال لیا مانا علیہ واصحابی سے اور ہی الجماعت سے۔ تو میں کہوں گا کہ ہاں! یہ ٹھیک ہے اس حدیث صحیح سے یہ مطلب یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے، اور تائید کے طور پر ہم ایک حدیث شریف اور پیش کرتے ہیں۔

تکملہ بحر الرائق میں ہے، صحابے نے پوچھا: یا رسول اللہ! اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کے قریب جواب دیا، تو پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسی حدیث پاک سے اپنامہ ہب اہل السنۃ والجماعۃ سمجھا، اور اسی لیے انہوں نے پوچھا، کہ یا رسول اللہ! اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ یا سنت و جماعت پر کون ہے؟ تو اسی کے مناسب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب بھی عطا فرمایا۔

بہت مشہور تابعی ہیں امام ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحیح مسلم شریف کتاب الایمان میں ان کی ایک حدیث ہے، جس میں یہ صراحت ہے کہ یہ حدیث دین ہے، تو تم لوگ اس پر نظر کرو کہ کس سے دین حاصل کر رہے ہو، وہ اہل سنت و جماعت سے ہے یا نہیں؟ اگر اہل سنت و جماعت سے ہے تو اس سے دین کا علم حاصل کرو، اور اہل سنت و جماعت سے

نہیں ہے تو اس کو چھوڑ دو۔^(۱) تو یہ نام سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے، حدیث میں اہل السنۃ والجماعۃ کا لفظ آیا ہے، اور صحیح مسلم کی حدیث میں خود اہل السنۃ والجماعۃ کا لفظ موجود ہے، صحیح مسلم شریف، یہ وہ کتاب ہے جس کی جیت پر وہابی بھی اتفاق رکھتے ہیں، اور ہم بھی اتفاق رکھتے ہیں، تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت صحابہ کرام کے جواب میں بتا دیا تھا کہ تہتر میں ایک کون؟ اہل السنۃ والجماعۃ، تو جو سوال ہے اس کا جواب خود حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موجود ہے۔

تحوڑی دیر کے لیے یہ غلط فہمی کوئی پیدا کر سکتا ہے، اور کہہ سکتا ہے کہ وہ بھی اہل السنۃ ہے مثال کے طور پر جب دیوبندی گروہ کے لوگوں نے دیکھا کہ یہ تو حدیث شریف سے ثابت ہو جاتا ہے اہل السنۃ والجماعۃ، تو وہ بھی اپنے کچھ علماء کو امام اہل سنت کہنے لگے۔ اس کی وجہ سے اشتباہ پیدا ہوا تو اس اشتباہ کو دور کرنے کے لیے بھی کچھ سمجھانے کی ضرورت ہے، وہابیوں نے تو اپنا معاملہ بالکل صاف کر لیا کہ وہ اہل السنۃ والجماعۃ سے نہیں ہیں کیوں کہ وہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں، قادیانیوں نے بھی اپنا فیصلہ صاف کر لیا کہ وہ قادیانی ہیں یا احمدی ہیں، اہل سنت نہیں ہیں چکڑا لویوں نے بھی اپنا فیصلہ صاف کر لیا کہ وہ اہل قرآن سے ہیں اہل سنت سے نہیں ہیں اور دیوبندیوں نے بھی ایک حد تک اپنا فیصلہ کر لیا ہے کہ دیوبندی کی طرف منسوب کر لیا، مگر کبھی بھی یہ لوگ اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں، اس لیے ضرورت ہوئی سمجھانے کی اور ساتھ ہی ساتھ اس کا شیبہ ہے کہ کل یہ وہابی لوگ کہیں کہ اب ہمارا نام وہابی نہیں رہے گا، اب ہمارا نام اہل حدیث نہیں رہے گا، ہمارا بھی نام اہل سنت و جماعت رہے گا، تب تو پھر پریشانی ہو جائے گی نا، اور قادیانی بھی کہنے لگیں گے کہ ہمارا نام قادیانی یا احمدی نہیں رہے گا، بلکہ اہل سنت و جماعت رہے گا، لیکن ایسا یہ لوگ کہہ نہیں پائیں گے، کیوں کہ اقتدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو ایسا کرنے نہیں دے گا، تاہم یہ شہمہ دور کرنا ضروری ہے۔

(۱) صحیح مسلم شریف ج ۲۱، باب بیان ان الاسناد من الدین، دار الحیاء للتراث العربي۔ بیروت

ضرورت ہے کہ دلائل کی روشنی میں ہم آپ کو سمجھادیں کہ وہ مذہب کون ہے جس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور حضور کے صحابہ ہیں، تو اس کے لیے ہم اپنا بھی عقیدہ بیان کریں گے اور کچھ ان کا بھی عقیدہ ذکر کریں گے اور اس کی روشنی میں پھر غور کیا جائے گا کہ کیا صحابہ کا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ عقیدہ تھا یا نہیں؟ آپ کا ایمان جس کے بارے میں شہادت دے کہ یہ عقیدہ صحابہ کا نہیں تھا، یہ عقیدہ حضور کا نہیں تھا تو آپ یقین مانیں کہ وہ بہتر لے لوگوں میں ہے اور جس کے بارے میں آپ کا ایمان شہادت دے کہ یہی عقیدہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اور یہی عقیدہ صحابہ کرام کا ہے تو آپ سمجھ لیں کہ وہی حق پر ہے اور وہی اہل سنت و جماعت ہے، اس کے سوا مجھے کچھ نہیں کہنا ہے کہ وہابی بھی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیب کا علم ماننا شرک ہے اور دیوبندی بھی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غیب کا علم ماننا شرک ہے، تو اب ہم کہتے ہیں کہ اسی حدیث پاک کی روشنی میں کہ بتاؤ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ تہتر فرقے میری امت میں ہوں گے، ایک فرقہ جس میں میں اور میرے صحابہ ہیں، جتنی ہے، اور باقی بہتر فرقے جہنمی ہیں، اس وقت یہ بہتر فرقے تھے؟ ہرگز نہیں۔ اس وقت تو صرف ایک فرقہ تھا، ما انا علیہ واصحابی، اہل سنت و جماعت۔ باقی فرقے تو بہت بعد میں پیدا ہوئے مگر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ظہور کی خبر دے کر بتاؤ! غیب کی خبر دی ہے یا نہیں؟ وہابیوں سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں؟ اور دیوبندی جماعت سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں؟ قادیانیوں سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں اور چکٹار الویوں سے پوچھو، یہ غیب کی خبر ہے یا نہیں؟ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ غیب کی خبر ہے اور اور یہ تما فرقے دنیا میں ظاہر ہو چکے ہیں تو اب کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دے کر کے کس بات کی طرف اشارہ کیا، کیا سمجھایا، جس کے پاس سمجھ ہے وہ اقرار کر لے گا کہ حدیث یہ بتا رہی ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب مانے گا وہ اہل سنت و جماعت سے ہے، وہ حق پر ہے اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غیب دانی کا انکار کرے گا، حضور کے لیے علم غیب مانے کو

شرک کہے گا وہ باطل پر ہے، ناقص پر ہے چاہے اپنا نام کچھ بھی رکھے، حدیث وہ بھی پڑھتے ہیں مگر صحیح نہیں، یہی حدیث بتا رہی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب داں نبی ہیں، تو بتاؤ، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیب کی خبر دے کر شرک کیا؟ (معاذ اللہ) اچھا صحابہ کرام نے اس حدیث کو مانا کہ نہیں مانا؟ کیا انہوں نے شرک کیا! اچھا صحابہ کی بات چھوڑ دیئے صاحب! ان دیوبندیوں سے، ان وہابیوں سے جو آج کل کے لوگ ہیں، ان لوگوں سے پوچھیے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیب کی خبر دے کر شرک کیا؟ (معاذ اللہ) بلکہ وہ لوگ خود ہی غور کریں اپنے دل میں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو غیب کی خبر دی ہے، یہ صحیح دی ہے کہ غلط دی ہے؟ اگر کہو گے کہ غلط ہے تو تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غلط کہا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غلط کہنے والا مسلمان نہیں ہے، وہ باطل پر ہے، اور اگر کہو کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ کہا تو اے وہابی جماعت میں شرک رہنے والے بھولے بھالے عوام اور دیوبندی مذہب میں شامل رہنے والے بھولے بھالے عوام! تمہارے پیشواؤں نے غلط کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے، وہ بھی مانتے ہیں کہ علم غیب ہے، وہ بھی مانتے ہیں کہ ایسا ہوا۔

یہ ہے ہمارا عقیدہ کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام غیب داں نبی ہیں، اور حضور کی غیب دانی کا ثبوت خود یہ حدیث پاک ہے، نیز مسلم شریف کی حدیث ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيَاً جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دُلْنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقْيِيمُ الصَّلَاةَ الْمُكْتُوبَةَ وَتُؤْتَدِي الزَّكَةَ الْمُفُروَضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلِيُنْظُرْ إِلَى هَذَا. (۱)

(۱) صحیح مسلم شریف ج ۱، ص ۳۲۴، باب بیان الایمان الذی یدخل به الجنة۔ دار الحکایات اثر العربی۔ بیروت

ایک صحابی رسول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، عرض کی: یا رسول اللہ! دلنی علی عمل مجھے آپ ایسا عمل بتائیے کہ اگر وہ کام میں کروں تو جنت میں چلا جاؤں، یعنی جنت کا حق دار ہو جاؤں، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، روزہ رکھو، اس وقت تک یہی تینوں احکام آئے تھے، تو صحابی اٹھے اور یہ کہہ کر چلے کہ خدا کی قسم! اپنی طرف سے ان احکام پر میں نہ کوئی اضافہ کروں گا اور نہ کوئی کمی کروں گا یعنی اللہ کا حکم اور آئے گا تو اور مانوں گا، مگر انپنی طرف سے ان فرائض میں کوئی کمی و نیشی نہیں کروں گا، جب یہ کہہ کر چلے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلِيُنْظُرْ إِلَيْهِ ، جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھنے تو اس صحابی کو دیکھئے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کئی ایک غیب دانی کا ثبوت ہے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتا کر اس بات کی خبر دے دی ہے کہ اس صحابی نے جو وعدہ کیا ہے اس کو وہ پورا کریں گے، اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا، اس لیے یہ جنت میں جائیں گے، وعدہ پورا کریں گے، بتائے ہوئے احکام پر عمل کریں گے یہ غیب دانی کا پہلا ثبوت ہے اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا کیوں کہ جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہو گا وہ جنت میں کبھی نہیں جائے گا، دوسرا غیب دانی کا ثبوت، اور یہ جنت میں جائیں گے، تیسرا غیب کا ثبوت ہو گیا، ان مختصر جملوں میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہیں، تین تین غیبوں کی خبر دی ہے، یہ شرک ہے؟ سارے صحابہ نے مان لیا، سرکار نے خبر دے کر بتادیا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ میں غیب داں ہوں، میری سنت یہ ہے کہ میں غیب داں ہوں اور صحابہ نے اس کو مان کر یہ تسلیم کر لیا کہ ہم لوگوں کا بھی مذہب بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں ہیں، اب جو حضور کو غیب داں نہیں مانتا، کہتا ہے کہ حضور کو غیب داں ماننا شرک ہے، جیسے وہابی، دیوبندی، وہ اپنا فیصلہ کریں، وہ تو مانے والے نہیں ہیں، عوام شاید مان جائیں، لیکن آپ تو سمجھ گئے نا، باطل کیا ہے اور حق کیا ہے؟

کچھ عقیدے سینے، عقیدوں کی روشنی میں فیصلہ ہو گا کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر؟ اور کون تہتر میں سے ایک ہے اور کون تہتر میں ہے، ایک مرتبہ ایک صاحب کہنے لگے، صاحب! آپ لوگ ہم کو جہنم کہتے ہیں، وہابی تھا وہ، تو بتائیے، ہم کو جہنم میں آپ بھینے والے کون ہیں؟ اور ہم اکیلے جائیں گے کہ آپ بھی جائیں گے؟ میں نے کہا کہ میں کون ہوں جہنم میں بھینے والا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہنم پیدا کیا ہے اور تم نے جہنم میں جانے کا کام کیا، اللہ تعالیٰ بھیجے گا، ہاں تم نہ کھبراً کہ تم اکیلے جاؤ گے اکیلے تو ہم لوگ ہیں، اکیلے جانے والے تو ہم لوگ ہیں جنت میں، اہل سنت و جماعت، اور تم لوگ ایک، دونبیں ہو، تہتر ہو۔

لیں تہرا ہیں بیابان اسے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

دونبیں، تہتر، کچھ عقیدے اپنے سینے۔ ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نہیں، غیب جانتے ہیں، ایک عقیدہ، ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضروناظر ہیں، یعنی اپنے روضہ اقدس میں تشریف فرمارتے ہوئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے حالات کا ایسے مشاہدہ کر رہے ہیں اور ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے آپ وہاں حاضر ہوں، موجود ہوں، ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ایمان سے ہے۔ ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے حضور، جان نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنے کے لیے صرف ایک آن کے لیے موت آئی تھی اور پھر آپ ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیتے گئے۔

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

اس طرح سے اور بھی ہمارے عقیدے ہیں، یہ چند عقیدے آپ یاد رکھیے، اس کے خلاف وہابی فرقے کا عقیدہ کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب داں نبی ماننا شرک ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضروناظر ماننا شرک ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہو جائے گی تو یہ بھی شرک ہو جائے گا، شرک کی طرف پکڑ لے جائے گا، کھینچ لے جائے گا، ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔
(معاذ اللہ)

یہ وہابی گروہ کا عقیدہ ہے جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور دیوبندی فرقہ کا عقیدہ بھی سن لیجئے، ان کا بھی عقیدہ ہے کہ حضور غیر داں نبی ماننا شرک ہے، حضور کو حاضر و ناظر مانا شرک ہے، اور ان کا ایک ناپاک عقیدہ بھی ہے کہ جیسا علم غیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم غیر ہر جا نور، بچے، چوپائے سب کو حاصل ہے۔ (معاذ اللہ) ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی آئے تو اس کی وجہ سے آپ کے آخری نبی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا اور حضور کے بعد نیا نبی آسکتا ہے، یہ دیوبندی گروہ کا عقیدہ ہے اور وہابی جماعت کا ایک عقیدہ اور سن لیجئے ”کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (چھوٹے میں چھوٹے سے چھوٹے شامل ہو جائیں گے اور سب سے بڑی مخلوق کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی شان کے آگے پھمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ) یہ وہابی جماعت کا عقیدہ ہے، کہ سب اولیاء، انبیاء، اللہ کے حضور ایک ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں، یہ ان کے مذہب کی سب سے اہم کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں ہے، ان کا دوسرا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا، اللہ کی شان کے آگے پھمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔
(معاذ اللہ)

میں اور دیوبندی جماعت میں فرق اتنا ہے کہ قادیانیوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور دیوبندی مذہب میں ابھی تک کسی نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، یہ الگ بات ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے ایک مرید نے خواب دیکھا کہ وہ کلمہ پڑھ رہا ہے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ، یعنی حضور کا کلمہ نہیں، اشرف علی رسول اللہ کا کلمہ پڑھ رہا ہے، جب اس نے اس خواب کا مطلب پوچھا مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سے تو انہوں نے کہا کہ بات ٹھیک ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ سے بہت محبت رکھتے ہو، سنت کے پیر و کار ہو تو انہوں نے بھی گویا در پردہ اور خاموش زبان میں اس بات کا ذہن دے دیا ہے کہ تم جب پڑھ رہے ہو تو پڑھ

سکتے ہو، نبی ہونے کا دعویٰ تو نہیں کیا مگر ان کے مرید نے ان کا کلمہ پڑھا اور انہوں نے اس کو باقی بھی رکھا تو یہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ، اب دوسرے کا کلمہ پڑھنا کفر ہے، اسلام کے خلاف ہے، ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہہ کر وہ اللہ کے آگے چمارے سے بھی زیادہ ذلیل ہے تو وہ مسلمان نہیں رہ جاتا ہے، کافر ہو جاتا ہے، ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کوئی یہ کہہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آگے ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں وہ بھی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، مسلمان نہیں رہ جاتا ہے۔ وہ ان کا عقیدہ ہے، یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

اب ہم حدیث رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی روشنی میں اور صحابہ کرام کے مذہب کی روشنی میں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ حضور کے مذہب پر کون ہے؟ صحابہ کے مسلک پر کون ہے؟ اور کون اس مذہب سے الگ ہو چکا ہے، اب ہمیں اسی کو سمجھنا ہے اور اسی کو سمجھانا ہے۔ مثلاً وہابیوں کا ایک عقیدہ ہے کہ سب اولیاء، انبیاء، اللہ کے حضور ایک ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں، یہ ان کے مذہب کی سب سے اہم کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں ہے، ان کا دوسرا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا، اللہ کی شان کے آگے چمارے سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔
(معاذ اللہ)

اب ہم بحث کریں گے اور فیصلہ آپ کریں گے، بحث ہماری بالکل آسان لفظوں میں ہے اور سیدھی سادھی بحث ہے کہ یہ جو عقیدہ ہے یہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور نہ صحابہ کرام کا ہے، یہ عقیدہ دنیا میں کسی کا نہیں ہے، صرف وہابیوں کا ہے، اگر وہابی جماعت اپنے کو یہ سمجھتی ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ سے ہے، بہتر میں نہیں ہے ایک میں ہے۔ تو وہ ایک حدیث پڑھ کر ہم کو بتا دے یا ہمارے کسی بھی سنی بھائی کو بتا دے، جس سے ان عقیدوں کا ثبوت فراہم ہوتا ہو، یقین مانیے، وہابی جماعت کے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سارے سراغہ، آج سے لے کر قیامت تک، ایڑی سے لے کر چوٹی تک زور لگاتے رہیں گے۔ تلاش کرتے رہیں

گے، مگر اس کا ثبوت نہ انھیں تو اللہ کی کتاب قرآن سے ملے گا، نہ رسول اللہ کی حدیث اور سنت میں ملے گا، نہ ہی صحابہ کے عقائد اور مذہب میں ملے گا، ارے جو حضور کی گستاخی ہو وہ ملے گا؟

ہم کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم فرض ہے، اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ اللہ عزوجل کی پارگاہ میں ساری مخلوق سے زیادہ اونچا ہے، عام مخلوق سے بھی اونچا ہے، اولیاء اللہ سے بھی اونچا ہے، سارے صحابہ کرام سے بھی اونچا ہے بلکہ جتنے بھی دنیا میں آئے سب سے اونچا ہے۔ ذرہ ناچیز سے کمر تو بڑی چیز ہے، پھر سے زیادہ ذریل ہونا بڑی کمینہ پنی کی بات ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور کا رتبہ دنیا میں عام مخلوق سے اونچا، اولیاء اللہ سے اونچا، صحابہ سے اونچا، سارے نبیوں سے اونچا، سارے رسولوں سے اونچا ہے، چنانچہ ہمارے امام، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے اس عقیدے کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

سب سے اعلیٰ واویٰ ہمارا نبی
سب سے بالا والا ہمارا نبی

خلق سے اولیا، اولیا سے رسول
سب رسولوں سے بالا ہمارا نبی

یہ ہمارا عقیدہ ہے جو ہمارے امام اہل سنت نے بیان کر دیا ہے، مگر کیا ہم امام اہل سنت کی بات اس لیے مانتے ہیں کہ وہ امام اہل سنت ہیں، نہیں، اس لیے مانتے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ کتاب اللہ کی روشنی میں کہا ہے، حدیث رسول اللہ کی روشنی میں کہا ہے، ہم چاہیں تو بہت سی آیتیں پڑھیں اور چاہیں تو بہت سی حدیثیں پڑھیں، مگر اختصار کے پیش نظر یہاں صرف ایک آیت پاک سناتا ہوں: تلکَ الرُّسُلُ فَصَلَنا بِعَضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهَ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ ذَرَجَتٍ ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ رسولوں کا گروہ یہ

رسولوں کی جماعت، ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور ان میں سے کچھ رسول تو وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا، وہ کون رسول ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ نبیتاً و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض رسول تو ایسے ہیں جن کو اللہ نے بدرجہ بلندیاں عطا فرمائی ہیں اور سارے مفسرین فرماتے ہیں کہ وہ رسول جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے رسولوں پر بلندی عطا فرمائی اور درجوں بلندی عطا فرمائی، وہ ہیں ہمارے آقا و مولا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ ساری مخلوق میں سب سے اونچا اور یہ کہتے ہیں پھر سے زیادہ ذریل، بتائیے حضور کے مذہب و مسلک پر کون؟ ہم یا وہ، اچھا صحابہ کرام کا مذہب کیا ہے؟ صحابہ کرام کا مذہب وہی تو ہے جو قرآن میں ہے وہی تو ہے جو حدیث میں ہے، تو صحابہ کے مذہب پر کون؟ ہم یا وہ، ہم! ہمیں یہ سمجھنا تھا، آپ نے سمجھ لیا، تو فرقہ ناجیہ کون؟ ہم یا وہ؟ تہتری میں ایک کون؟ ہم یا وہ؟ (پورے مجع سے آواز بلند ہوئی: ہم۔) سبحان اللہ! آپ نے بہت آسانی کے ساتھ سمجھ لیا، ماشاء اللہ۔ دیکھیے! وہ لوگ سمجھتے ہیں یا نہیں، ان میں جو بھولے بھالے عوام ہیں، تو وہ سمجھ جائیں گے، مان لیں گے، ان شاء اللہ اس کے بعد جب یہاں جلسہ ہوگا تو دیکھے گا یہاں جتنا مجع ہے اس میں بہت سے دیوبندی، اور وہابی عوام بھی تو بہ کر کے آپ کے بھائی بن چکے ہوں گے۔

حدیثیں بھی پڑھ کر سنا سکتے ہیں، لیکن ہم نہیں چاہتے کہ با تین زیادہ لمبی ہوں، اتنا بھی ہمارے سمجھنے کے لیے کافی ہے، رہ لیا وہا بیوں، دیوبندیوں کا یہ عقیدہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب داں ماننا شرک ہے۔ حاضروناظر ماننا شرک ہے، اس پر تو ایک دو حدیثیں سنادیں اور اس وقت ایک بڑی پیاری حدیث میں سنانا چاہتا ہوں، میں اس حدیث کے کچھ الفاظ بھی آپ کو سناؤں گا کیوں کہ آپ لوگ تو ترجمہ سنتے ہی رہتے ہیں، ذرا حدیث سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے جو نکلے ہوئے الفاظ ہیں انہیں سنیں گے تو ان شاء اللہ آپ کے سینے میں ایمان کا نور اور زیادہ جگہ گا اٹھے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم -بِحَفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ ، فَاتَّنَى آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذَتُهُ ، وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ ، وَعَلَى عِيَالٍ ، وَلِحَاجَةٍ شَدِيدَةٍ . قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحةَ . قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحْمَتُهُ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ . قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ . فَعَرَفَتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقُولِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إِنَّهُ سَيَعُودُ . فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذَتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ ، وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُودُ ، فَرَحْمَتُهُ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا ، فَرَحْمَتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ . قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ . فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ ، فَأَخَذَتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ -صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ، وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَرْتَعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ . قَالَ دَعْنِي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا . قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ) حَتَّى تَخْتَمَ الْآيَةَ ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ . فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ -صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحةَ . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَمْتُ أَنَّهُ يُعْلَمُنِي كَلِمَاتٍ ، يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ . قَالَ مَا هِيَ . قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوْلِهَا حَتَّى تَخْتَمَ (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ) وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ ،

وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ . فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذَ ثَلَاثَ لِيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ .
فَقَالَ لَا . قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ . ^(١)

اس حدیث کو کس نے روایت کیا ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے، بخاری شریف میں یہ حدیث شریف ہے، یہ وہی بخاری شریف ہے، جس کو وہابی اور غیر مقلد فرقہ ہمیشہ اپنے سر پر لیے پھرتا ہے، کہتا ہے کہ ہم مانیں گے تو یہی، دوسری کتاب نہیں مانیں گے، اس لیے میں نے سوچا کہ ان کو سمجھانے کے لیے وہی کتاب پیش کروں جس کو وہ اپنی زبان پر ہمیشہ رکھتے ہیں۔ اور پھر جب ہم سمجھائیں گے تو اس کے بعد فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ وہ خالی زبان سے ہی کہتے ہیں یادل سے بھی کہتے ہیں؟

جب بات واضح ہوگی تو آپ کو سمجھ میں آجائے گا کہ وہ بخاری شریف کا نام صرف زبان سے لیتے ہیں، دل ان کا خالی ہے۔

صحابی رسول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رمضان شریف میں جو زکوٰۃ نکلتی ہے یعنی صدقۃ فطراس کی حفاظت کے لیے مجھ کو مامور فرمایا دیا کہ تم کواس کی حفاظت اور نگرانی کرنا ہے، ایک شب ایک شخص آیا، رات کا سننا تھا، اس نے جلدی سے اپنا تھیلا بھرا جب تک میں نے اسے پکڑ لیا، اور اس سے کہا: لارفعنک إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں لے چلوں گا، وہ ڈر گیا کہ بڑا گڑ بڑا ہو جائے گا اگر وہاں میں پہنچ گیا تو اس نے کہا، دیکھیے صاحب! میرے پاس چھوٹے چھوٹے بال بچے ہیں، ان کا خرچ ہے اور میں بہت ہی محتاج ہوں، آج چھوڑ دتھے، اب میں نہیں آؤں گا، انہوں نے سوچا کہ اگر اس نے چوری بھی کیا ہے تو اپنا ہی حق، کہ زکوٰۃ تومتاجوں کا حق ہے، جب یہ اتنا بڑا محتاج ہے تو حق اسی کا ہے، تو چرا یا بھی ہے تو اپنا ہی حق، جب وعدہ کر رہا ہے کہ اب نہیں آئیگا تو چھوڑ وجا نے دو،

(۱) صحیح بخاری شریف ج ۸، بیس ۳۶۸، باب اذا اتک رجل افتک الوكيل شيئا فاجازه المؤذن كل فهو جائز۔

ایک ہی بارکی بات ہے، معاف کر دیا، چھوڑ دیا، وہ چلا گیا، یہ رات کا وقت تھا، سارا مدینہ سورہا ہے، صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھتے ہی فرمایا: یا ابا ہریرہ! مافعل اسیروک البارحة؟ ابو ہریرہ! تیرات کا قیدی کیا ہوا؟ وہابیو! سنو! یہ اسی کتاب کی حدیث ہے جس کو تم سرپر اوہ بیشہ منہ میں لیے رہتے ہو، دیکھنا ہے وہ کتاب تمہارے دل میں بھی ہے یا نہیں؟ سرکار فرماتے ہیں: اے ابو ہریرہ! تیرا رات کا قیدی کیا ہوا؟ اس کا مطلب کیا ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے سنائی میں جو کچھ بھی ہوا تھا اس کو اس طور پر دیکھ رہے تھے جیسے آپ وہاں پہ حاضر و ناظر ہوں، انہوں نے عرض کیا: حضور! اس نے سخت محتاجی اور بے سہارا بچوں کے اخراجات کا عذر کیا، تو مجھے اس پر رحم آگیا، اس نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ اب دوبارہ نہیں آئے گا، اس لیے میں نے چھوڑ دیا، سجان اللہ! ذرا غیب داں نبی اپنے حاضر و ناظر نبی کا جواب سنی، فرماتے ہیں: حضور کے الفاظ ہیں آپ کے منہ سے نکلے ہوئے: اَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ، سنو، آگاہ ہو جاؤ، یقیناً تجھ سے جھوٹ بول کر گیا ہے، آج پھر آئے گا، اچھا یہ صبح کی بات ہے، یہ بتائیے! کوئی آدمی آپ سے وعدہ کرے کہ میں صبح آپ کے پاس آؤں گا، ملاقات کروں گا کچھ کام ہے، آٹھ بجے آؤں گا، کیا آٹھ بجے آنے سے پہلے پہلے آپ اس کو کہہ دیں گے کہ وہ جھوٹا ہے؟ کوئی نہیں کہہ سکتا ہے، کیوں کہ اس کے دل میں جھوٹ ہے یا نہیں، جو وعدہ کیا ہے اس کے خلاف اس کے دل میں چھپا ہے کہ نہیں چھپا ہے۔ نہ ہم جانتے ہیں نہ آپ جانتے ہیں، نہ وہابی جانتا ہے نہ دیوبندی جانتا ہے، خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، تو کوئی کہے گا کیسے کہ وہ جھوٹا ہے، اچھا! اگر آٹھ بجے نہیں آیا تو آپ کہہ دیں گے کہ وہ جھوٹا ہے! ہم بھی نہیں کہہ سکتے ہیں، ارے دس بجے نہیں آیا، بارہ بجے نہیں آیا، شام تک نہیں آیا تو ہم جیسے لوگ ہوں گے تو کہہ دیں گے کہ کوئی مجبوری رہی ہوگی شاید، ٹریفک میں پھنس گیا، ٹرین ٹکرائی، کچھ بھی ہم کہہ سکتے ہیں، مسلمان ہیں تو ہم کوشش کریں گے کہ جھوٹا نہ کہیں، اور ہمارے عوام بھائی کہیں گے کہ سُررا بہت جھوٹا ہے، لیکن یہ کہیں گے جب آٹھ دس گھنٹے گزر جائیں تب، کیوں کہیں گے؟ اس

لیے کہ اس کا جھوٹا ہونا آپ کے سامنے آگیا، آپ پر ظاہر ہو گیا کہ اس نے جوزبان سے کہا تھا وہ اس کے دل میں نہیں تھا، اس کے دل کی بات آپ کے سامنے آگئی، لیکن جو بات آگے ہونے والی ہے رات میں، صبح ہی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بارے میں فرماتے ہیں: قد کذبک، جھوٹ بول کر گیا ہے، یہی نہیں بلکہ یقیناً جھوٹ بول کر گیا ہے، اس کا مطلب کیا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت اس وعدہ کرنے والے کے دل کے اندر چھپے ہوئے جھوٹ کو دیکھ رہا ہے، زبان سے تو کہہ رہا ہے کہ نہیں آئے گا لیکن اس کے دل میں چھپا ہوا ہے کہ آئے گا، اور کیا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ نبوت صرف ایک اندازے سے سمجھ رہی ہے؟ نہیں، یقینی طور پر سمجھ رہی ہے اسی لیے تو فرمایا: قد کذبک، قد کا معنی کیا ہے؟ یقیناً تحقیق کر، یعنی یہ بات تحقیقی ہے کہ وہ آئے گا، کوئی شہیہ کی بات نہیں ہے، اس میں یقین ہے کہ وہ آئے گا، تو پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر کہ ابو ہریرہ! تیرا قیدی کیا ہوا؟ گزرے ہوئے زمانے میں غیب کی خبر دی ہے اور یہ کہہ کر قد کذبک وہ یقیناً تجھ سے جھوٹ بول کر گیا ہے، بولنے والے کے دل کے اندر چھپے ہوئے جھوٹ کی خبر دی ہے اور سرکار نے یہ فرمакہ سیعود آج پھر آئے گا، آنے والے زمانے کے غیب کی خبر دے دی ہے، کلام تو جملہ ایک ہے، ایک ہی کلام میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کتنے غیب کی خبریں دے رہے ہیں؟ گزرے ہوئے زمانے کے غیب کی خبر دے رہے ہیں، آنے والے زمانے کے غیب کی خبر دے رہے ہیں اور دل میں چھپے ہوئے جھوٹ کی خبر دے رہے ہیں، اور اس طور پر دے رہے ہیں جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں حاضر و ناظر ہوں، تو پتہ چلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نبی بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر بھی ہیں۔

یہ تو ہم نے سمجھا اس حدیث سے اور صحابہ نے کیا سمجھا؟ تو ان کے ترجیمان حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان سنیے، خود انہیں کے اپنے الفاظ ہیں، ان کے منہ سے نکلے ہوئے، وہ فرماتے ہیں: فعرفت انه سیعود اب تو میں نے جان لیا کہ وہ ضرور آئے گا، کیوں جان لیا؟ صحابہ کا ذرا مذهب و مسلک سنیے: لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انہ سیعود اس لیے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ وہ آئے گا، یہ بتا کروہ دو باتیں بتانا چاہتے ہیں ایک تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا غیب کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا، اور دوسرا بات یہ کہ جب سرکار نے کہہ دیا ہے کہ وہ آئے گا تو اب ضرور آئے گا کیوں کہ اب اس کا بس نہیں چل سکتا کہ وہ نہ آئے، اس سے اقتدارِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ثبوت فراہم ہوتا ہے، حضور کے مذہب پر کون؟ ہم یا وہ؟، ہم! (پورے مجمع سے آواز آئی: ہم۔) سجنا اللہ! آپ نے اپنا وعدہ پورا کیا کہ آج ہم بھی بولیں گے، فرقہ ناجیہ کون؟ ہم یا وہ؟ ہم، ارے یہ بتائیے کہ تہتر میں ایک کون؟ (پورے مجمع سے آواز بلند ہوئی: ہم۔)

اس رات بھی وہ آگیا اور چوری کی واردات ہوئی پھر پکڑ دھکڑا اور گرزشی شب کی سب باتیں ہوئیں، صبح کو وہ سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو دوسرے دن بھی سرکار نے پوچھا: یا باہریرہ! آبا ہریرہ! مافعل اسیروک البارحة؟ معنی وہی ہے جو بھی میں نے بتا دیا، انہوں نے عرض کیا: حضور! ایسی ایسی بات ہوئی تو آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اما انہ صدقَکَ وَ ہوَ کُذُوبٌ، سنو! آگاہ ہو جاؤ، بے شک اس نے یہ تھی کہا، آج جو کہا ہے یہ تھی کہا ہے، مگر ہے وہ کذوب بہت بڑا جھوٹا، اچھا کوئی ایک بار جھوٹ بول دے تو جھوٹا کہیں گے، دوبار جھوٹ بول دے تو جھوٹا کہیں گے، کسی کو بہت بڑا جھوٹا صادقین کے عرف میں کب کہا جاتا ہے؟ جب جھوٹ بولنا اس کی عادت بن جاتی ہے کہ وہ جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو جھوٹ ہی بولتا ہے، جب بھی کچھ کہتا ہے تو جھوٹ ہی بولتا ہے، دس بات کہے اور دسوں جھوٹ، تب کہیں گے وہ بہت بڑا جھوٹا ہے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کذوب کہہ کر یہ بتا دیا کہ اس کا تین ہی جھوٹ میری نگاہ میں نہیں ہے، ارے اس سے پہلے بھی جھوٹ بولتا رہا ہے اور اس کے بعد بھی جھوٹ بولتا رہے گا، وہ کذوب، ہے وہ بہت بڑا جھوٹا۔

تو کم سے کم تین غیب دانی بھی ثابت ہوئی، تین تین چھے، تین نو، ماشاء اللہ حساب تو آپ حضرات کا بڑا مضبوط ہے، آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں فرمایا کہ لَارْفَعْنَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بارگاہ میں تھے ضرور لے چلوں گا، اس نے دیکھا کہ آج کوئی حیله، کوئی مکر کام نہیں دے گا تو اس نے کہا: دَعْنِي أُعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا۔ مجھے چھوڑ دیجیے، میں آپ کو کچھ کلمات سکھا دیتا ہوں، جو آپ کے لیے نفع بخش ہوں گے، صحابہ کرام علم دین کے بڑے عاشق ہوا کرتے تھے، انہوں نے سوچا کہ یہ محتاج ہے، میں اسے چھوڑ دوں گا، تو میرا کوئی نقصان نہیں ہے اور جو چوری کیا تھا وہ، ہم نے رکھ ہی لیا ہے، اور چھوڑ دوں گا تو مجھ کو دین کا ایک علم جائے گا، دین کا ایک علم حاصل کرنے کے لیے وہ بھی تیار ہو گئے۔ اس نے کہا کہ جب آپ سونے کے لیے جائیں تو آئیہ الکرسی شریف پڑھ لیا کریں تو اللہ تعالیٰ ایک محافظ مقرر کر دے گا، جو آپ کی بھی حفاظت کرے گا اور آپ کے مال کی بھی حفاظت کرے گا، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب تیسرا صبح میں حضرت ابو ہریرہ حاضر ہوئے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج بھی دیکھا تو وہی جملہ دہرا یا: یا باہریرہ! مافعل اسیروک البارحة؟ معنی وہی ہے جو بھی میں نے بتا دیا، انہوں نے عرض کیا: حضور! ایسی ایسی بات ہوئی تو آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اما انہ صدقَکَ وَ ہوَ کُذُوبٌ، سنو! آگاہ ہو جاؤ، بے شک اس نے یہ تھی کہا، آج جو کہا ہے یہ تھی کہا ہے، مگر ہے وہ کذوب بہت بڑا جھوٹا، اچھا کوئی ایک بار جھوٹ بول دے تو جھوٹا کہیں گے، دوبار جھوٹ بول دے تو جھوٹا کہیں گے، کسی کو بہت بڑا جھوٹا صادقین کے عرف میں کب کہا جاتا ہے؟ جب جھوٹ بولنا اس کی عادت بن جاتی ہے کہ وہ جب بھی کوئی کام کرتا ہے تو جھوٹ ہی بولتا ہے، جب بھی کچھ کہتا ہے تو جھوٹ ہی بولتا ہے، دس بات کہے اور دسوں جھوٹ، تب کہیں گے وہ بہت بڑا جھوٹا ہے، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کذوب کہہ کر یہ بتا دیا کہ اس کا تین ہی جھوٹ میری نگاہ میں نہیں ہے، ارے اس سے پہلے بھی جھوٹ بولتا رہا ہے اور اس کے بعد بھی جھوٹ بولتا رہے گا، وہ کذوب، ہے وہ بہت بڑا جھوٹا۔

تو کم سے کم تین غیب دانی بھی ثابت ہوئی، تین تین چھے، تین نو، ماشاء اللہ حساب تو آپ حضرات کا بڑا مضبوط ہے، آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں فرمایا کہ

آئے گا، تو نہیں آیا، ہاں! آج سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بات پوچھی ابو ہریرہ سے، تعلُّم مَنْ تَخَاطِبُ مُنْدَثِلَّ لَيَا!؟ ابو ہریرہ! تمہیں معلوم ہے کہ تین رات سے تم کس سے بات کرتے ہو؟ یعنی کس کو پکڑتے ہو، کس سے تمہاری ملاقات ہو رہی ہے، فُلُٹ: لا، ابو ہریرہ عرض کرتے ہیں: میں نے کہا نہیں، میں تو نہیں پہچانتا، پکڑ رہے ہیں یہ، گرفتار کر رہے ہیں یہ، ڈانٹ رہے ہیں یہ، اور ان کو پتہ ہی نہیں ہے یہ کون ہے؟ پہچان ہی نہیں رہے ہیں، کون ہے، وہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے؟ نہیں تھے، اگر کسی حدیث میں ہو تو وہابی بتائے، کسی حدیث میں نہیں ہے، وہاں تو صرف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، وہ تھے اور وہاں صدقۃ فطر کا غلہ تھا، غلہ تو بتائے گا نہیں اور ابو ہریرہ سمجھ دار تھے، تو انہوں نے جانا نہیں، پہچانا نہیں، تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ذَاكَ شَيْطَانُ، وَهُشَيْطَانٌ خبیث ہے جو تین دن سے تم کو پریشان کر رہا ہے، یہ حدیث مشکلاۃ المصالح کتاب فضائل القرآن ص ۱۸۵ کی ہے جو بخاری شریف کے حوالے سے یہاں درج ہے میں نے یہاں اس کا مطلب خیز اور تشریع آمیز ترجمہ کیا ہے تاکہ اس کا مفہوم آپ حضرات پر اچھی طرح واضح ہو جائے اب آپ حضرات غور فرمائیں جس جگہ وہ غلہ رکھا ہوا تھا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں تھے نہیں، مگر اپنی خواب گاہ میں تشریف رکھتے ہوئے تین رات سے جو واقعہ برابر ہو رہا ہے سرکار اس طور پر دیکھ رہے ہیں جیسے آپ وہاں پہاڑ کے مسلسل دے رہے ہیں، اور آنے والے چور کی خوبی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام تین رات سے مسلسل دے رہے ہیں، کوئی انسان نہیں ہے بلکہ آنے والا چور کوئی عام آدمی نہیں ہے، شیطان ہے، شیطان لعین ہے۔

نوغیب تو پہلے ہی بیان فرمادیے تھے اس میں ایک اور جوڑ دیجئے، اب کتنے ہو گئے، دس، تِلُکَ عَشْرَةُ كَامِلَةُ، یہ ایک حدیث ہے، مگر اس سے دس دل طریقے سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نبی ہیں اور امت کے احوال و اعمال پر حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ہیں، اسی لیے اجمل سلطان پوری نے جوبات کی، بڑی اچھی کی۔

میں مانتا ہوں کہ بے شک حضور حاضر ہیں
میں جانتا ہوں کہ بے شک حضور حاضر ہیں

خدا کی دی ہوئی قدرت سے ہر گھٹری اجمل
وہ ہر مقام پہ نزدیک و دور حاضر ہیں

یعنی ہیں تو ایک ہی جگہ، مگر آپ کی نگاہ بنت ہر جگہ پہ حاضر ہے اور دیکھ رہی ہے سب کو۔ یہ صحیح حدیث ہے اور اس حدیث کو جو پڑھے پھر بھی یہ کہے کہ حضور کو غیب داں ماننا شرک اور حضور کو حاضر و ناظر ماننا شرک تو بتائیے کیا وہ حضور کے مذہب پر ہے؟ صحابہ کے مسلک پر ہے؟ نہیں ہے، اور جو کہے حضور حاضر و ناظر ہیں اور جو کہے حضور غیب داں نبی ہیں تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر بھی ہے اور صحابہ کے مذہب پر بھی ہے تو ثابت ہو گیا کہ ہمیں لوگ اہل السنۃ والجماعۃ ہیں، وہابی، دیوبندی وغیرہ فرق ناریہ ہیں جہنمی گروہ ہیں، تو تہتر میں ایک کون؟ ہم اور باقی بہتر میں وہ۔

میرا خیال یہ ہے کہ حاضر و ناظر ہونے کے تعلق سے کافی بات آپ کو سمجھادی ہے، ہمیں بتانا صرف اتنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب داں نبی ہیں، حاضر ہیں، ناظر ہیں اور آپ کو ساری باتیں معلوم ہیں، یہی صحابہ کا مذہب ہے، یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب ہے، یہی ہمارا عقیدہ ہے، اس لیے ہم حضور کے مذہب پر ہیں، ہم صحابہ کے مذہب پر ہیں، اس لیے ہم حق پر ہیں اور وہابی دیوبندی وغیرہ جہنمی ہیں، نحق پر ہیں، باطل پر ہیں، یہ کسی اور کے مذہب پر تو ہو سکتے ہیں مگر صحابہ کے مذہب پر اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر نہیں ہیں، اور اس میں انھیں ہم سے شکایت کا کوئی حق نہیں کیوں کہ انہوں نے اپنا نام خود ہی کچھ اور کھلیا ہے، اہل سنت و جماعت نام ہمارا ہے، ان کا نہیں ہے، وہ اپنایہ نام پسند نہیں کرتے ہیں۔ اور پسند کر بھی نہیں سکتے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خداۓ بخشندہ

صحیح مسلم شریف میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرَةِ وَقُرِيَّشُ تَسَائَلَنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلْتُنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا. فَكَرِبُتْ كُرْبَةً مَا كُرْبَتْ مِثْلُهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ۔^(۱)

حضرات! ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حطیم کعبہ شریف میں موجود تھا اور قریش مجھ سے سفر مراجع کے تعلق سے سوالات کر رہے تھے، انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کے تعلق سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوالات کیے جن کے جوابات میری لگاہ میں محفوظ نہ تھے تو مجھے اس کے باعث بڑی تکلیف ہوئی ایسی تکلیف جو کبھی نہ ہوئی تھی (کیوں کہ ان کے غیر ضروری سوالات کے جوابات نہ دیتا تو مجھہ مراجع کا انکار کر دیتے) سرکار علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا نَبَأْتُهُمْ بِهِ۔

تو اللہ عزوجل نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور کفار قریش مجھ سے جو کچھ بھی سوال کرتے تھے میں بیت المقدس کو دیکھ دیکھ کر اس کے جوابات دے دیتا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

فَجَلَّ اللَّهُ لِيْ بَيْتُ الْمَقْدِسِ فَطَفَقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ^(۲) اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو روشن کر دیا اور میں اس کی نشانیاں دیکھ دیکھ کر کفار قریش کو بتا رہا تھا۔

ایک بات اور کہوں، ہم نے بتایا تھا کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہونی

چاہئے، ہمارے اسلام سے اس کا تعلق ہے، ایمان سے اس کا تعلق ہے، اس کے برخلاف وہابیوں اور دیوبندیوں کا بھی مذہب سنیے، ان دونوں فرقوں کا مذہب ہے کہ نماز میں اگر گائے، بیل، گدھے کا خیال آجائے تو نماز ہو جائے گی، غور سے سنیے بھائی! دونوں فرقوں کا عقیدہ ہے کہ نماز میں اگر گائے، بیل، گدھے کا خیال آجائے تو نماز ہو جائے گی اور اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال نماز میں آجائے تو نماز نہیں ہو گی، بلکہ یہ خیال نمازی کو شرک کی طرف کھینچ لے جائے گا، نماز میں حضور کا خیال گائے، بیل، گدھے کے خیال سے بدر جہاز یادہ رہا ہے، یہ عقیدہ ان دونوں فرقوں کے مدوح اور معتمد مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب صراط مستقیم میں ہے۔ صراط مستقیم میں یہ بات لکھی ہوئی ہے اور اس کی دلیل کیا دی ہے مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے، سنینے وہ لکھتے ہیں کہ نماز میں اگر گائے، بیل، گدھے کا خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ نہیں آئے گا اس لیے نماز ہو جائے گی اور نماز میں اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا اور نماز میں رسول اللہ کی تعظیم یا غیر اللہ کی تعظیم یہ شرک ہے، اس لیے اگر کوئی نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لائے تو یہ خیال تعظیم کے ساتھ لائے گا اس وجہ سے یہ شرک کی طرف اس کو کھینچ لے جائے گا، اس کا حاصل یہ ہوا کہ حضور کا خیال آنے کے بعد نہ نماز رہی، نہ ایمان رہا، کچھ بھی باقی نہ رہا، یہ عقیدہ اصل میں ہے وہابیوں کا اور انہیں کے ساتھ وہ لوگ بھی ہیں، جن کو ہم دیوبندی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں وہ لوگ بھی انہیں کے ساتھ ہیں۔

اب ہم کو حدیثوں کی روشنی میں یہ جائزہ لینا ہے کہ کیا صحابہ کا یہ مذہب ہے؟ معاذ اللہ، کیا قرآن میں کہیں ہے؟ کیا حدیث میں کہیں ہے؟ تو میں اب بھی وہی بات کہتا ہوں کہ سارے وہابی اور دیوبندی جماعت کے چھوٹے، بڑے، سارے عالم ایڑی سے لے کر چوٹی تک، آج سے لے کر قیامت تک تلاش کرتے رہ جائیں گے، مگر یقین مانیے، نہ کتاب اللہ میں ان کو ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ بخاری شریف میں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ مسلم شریف میں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ حدیث کی کسی کتاب میں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، نہ صحابہ کے

(۱) صحیح مسلم شریف ص ۹۶، ج ۲۔ باب الاسراء برسول اللہ تعالیٰ اسمواں۔

(۲) صحیح مسلم شریف ص ۹۶، ج ۲۔ باب الاسراء برسول اللہ تعالیٰ اسمواں۔

یہاں ایسا کوئی عقیدہ ملے گا، بلکہ پوری امت مسلمہ میں ایسا کہیں بھی کوئی عقیدہ نہیں ملے گا تو کہاں؟ صرف وہابی مذہب میں، تو جو کہیں نہ ملے، نہ قرآن میں، نہ حدیث میں نہ صحابہ میں، وہ ہم میں کا ہو گایا ان میں کا ہو گا؟ وہ الگ ہو گا، وہ بہتر (۷۲) کا تو ہو سکتا ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت سے نہیں ہو سکتا۔

اب حدیثیں سنیے۔ ہم آپ کو ایک ایسی حدیث سنائیں جس کو سب مانتے ہیں، وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں تشهد پڑھنا بخاری شریف اور مسلم شریف کی حدیث صحیح سے ثابت ہے، کہ نماز میں تشهد پڑھا جائے یعنی التحیات۔ یا تم لگے گا اگر آپ لوگوں کو کھڑا کروں اور کہوں کہ مجھے التحیات سنائیے۔ اس لیے میں بھی پورا نہیں سناؤں گا، التحیات کے آخر میں جو جملہ ہے اسے میں سناتا ہوں: **السلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّ كَاتُهُ**۔ سلام ہوا پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں، تشهد پڑھنا واجب ہے۔ حدیثوں سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سلام کرنا بھی واجب ہو گیا، اب اگر کوئی دل لگا کرنماز پڑھتا ہے تو یقیناً بارگاہ رسالت میں یہ سلام پیش کرتے وقت اُس کے دل میں حضور کا خیال آئے گا، ہم ان لوگوں کی بات نہیں کرتے ہیں جن کا بدن مسجد میں رہتا ہے اور خیال، دماغ کہیں اور رہتا ہے، ہم ان لوگوں کی بات کرتے ہیں جو دل لگا کرنماز ادا کرتے ہیں، توجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال دل میں آئے گا، تو تعظیم کے ساتھ آئے گا، ہم مسلمانوں کی بات کرتے ہیں، مسلمان کے دل میں خیال آئے گا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا، تو مسلمان نماز بھی پڑھ رہا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھیج کر کے نبی کا خیال بھی دل میں تعظیم کے ساتھ لارہا ہے اور ساری دنیا کے مسلمان تشهد پڑھتے ہیں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تعظیم کے ساتھ اس وقت آتا ہے جب وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا ہے: **السلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّ كَاتُهُ**۔ اب ان وہابیوں اور دیوبندیوں سے پوچھیے کہ تم لوگ بخاری اور مسلم شریف کی اس حدیث کے مطابق التحیات پڑھتے ہو کہ نہیں؟ اور پڑھتے ہو تو اپنے نبی پر

سلام بھیجتے ہو کہ نہیں؟ اور بھیجتے ہو تو خیال آتا ہے کہ نہیں؟ خیال آتا ہے تو تعظیم کے ساتھ کہ تو ہیں کے ساتھ؟ اگر کہیں تو ہیں کے ساتھ (معاذ اللہ) تو گئے، ساری دنیا کے مسلمان شہادت دیں گے کہ گئے۔ کہاں گئے؟ جہنم میں، کہاں گئے، اسلام سے، اور اگر کہیں تعظیم کے ساتھ تو ان کے امام کہتے ہیں کہ میرے یہاں تمہاری گنجائش نہیں ہے۔

تو وہابی جماعت اور دیوبندی جماعت کے بھولے بھالے عوام! سنو، تمہارا امام ہی تمہارا ساتھ چھوڑ دے گا اگر تم نے حدیث پر عمل کر لیا، یہ لوگ کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہم اہل حدیث ہیں، مگر حدیث پر ذرہ برا بر بھی ان کا عمل نہیں پایا جاتا، عمل ہے تو التحیات پڑھتے وقت حضور پر ادب و تعظیم کے ساتھ سلام بھیجیں۔

اچھا، یہاں ایک چیز اور سمجھ میں آئی، سلام کس کو کیا جاتا ہے، مردوں کو؟ کیوں؟ سمجھ میں آئی بات؟ یہاں وہ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہاں! بھائی! مردوں کو بھی سلام کیا جاتا ہے، جو مسلمان قبرستان میں دن ہیں ہمیں حکم ہے کہ جب وہاں جائیں تو کہیں **السلامُ عَلَيْكُمْ** یا **أَهْلَ الْقُبُوْرُ!** تو وہاں مردوں کو سلام کیا؟ ہم کہیں گے کہ جو مرد ہے وہ تو بدن ہے، اور تم جس کو سلام کر رہے ہو وہ روح ہے اور روح زندہ ہے، مرد کے کو کہاں سلام کیا؟ اچھا، کسی حیثیت سے وہ مرد ہے کہ بدن مرد ہے گو کہ روح زندہ ہے تو وہاں جاؤ گے تب ناسلام کرو گے، اور ہم مسلمان چاہے مدینہ شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رو پر پرجائیں چاہے نہ جائیں، ہم جہاں رہتے ہیں وہیں سے سلام عرض کرتے ہیں، اور حدیث کا حکم یہی ہے، جب نماز پڑھو تو خاص طور سے اپنے نبی کو ضرور سلام کرو، تو یہ سلام اسی کو کیا جائے گا، جو زندہ ہو، اچھا صاحب! آپ سب لوگ زندہ ہیں اور ہم یہاں سے مان لیجئے ایک فرلانگ دوری پر چلے جائیں اور وہاں کہیں: بھائیو! السلام علیکم، تو یہ صحیح ہو گا؟ کیوں نہیں صحیح ہو گا؟ جب آپ لوگ سنتے ہی نہیں تو ہیں اور جب آپ لوگ جواب ہی نہیں دیں گے اور جب ہم آپ لوگوں کو دیکھے ہی نہیں تو سلام کیسے کریں گے؟ آدمی سلام اس کو کرتا ہے جس کو دیکھے، کم از کم اتنا جانے کہ ہم جس کو سلام کر رہے ہیں، وہ ہم کو دیکھ رہا ہے، یا ہمارے سلام کو نہ رہا ہے، وہ زندہ ہے، تو نماز میں

السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و برکاتہ پڑھنے کا حکم دے کر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کا ذہن دے دیا ہے کہ اے میرے امتو! تم مجھ کو سلام کرتے رہنا، یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے دور ہوں، اس طرح اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں اور ہم سے قریب ہیں اور ہمارے سلام کو سنتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ

میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

قرآن پاک کا حکم ہے کہ نماز میں کعبہ شریف کی طرف رُخ کرنا فرض ہے، تو یہ نماز میں کعبہ شریف کی تعظیم ہوتی ہے کہ نہیں؟ ضرور تعظیم ہوتی ہے تو نماز بھی ہو رہی ہے اور نماز میں غیر اللہ کی تعظیم بھی ہو رہی ہے، اس کے لیے ثبوت دینے کی ضرورت نہیں، سورہ بقرہ پڑھ لیں، اس میں پوری آیت موجود ہے، اگر نماز میں غیر اللہ کی تعظیم شرک ہو تو ساری دنیا کے مسلمان مشرک ہوں گے اور ہابیہ اپنے سوا سارے مسلمانوں کو مشرک سمجھتے بھی ہیں؟ اچھا! بھائی! اگر شرک ہے تمہارے مذہب میں، تو ایسا کرو کہ ہم لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، تم کسی اور طرف منہ کر کے نماز پڑھو، یہی تو ہونا چاہئے نا، ہم لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، تم لوگ پورب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، دکھن کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، اتر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا، ہمارے قبلہ کو چھوڑ دو، کیوں وہ کام کرتے ہو جس سے نماز میں غیر اللہ کی تعظیم ہو؟ جو تمہارے مذہب میں شرکت ہے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حجرے سے نکلے تو دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کھڑے ہو گئے نماز کے لیے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرُوْنِی، مسلم شریف کی صحیح حدیث ہے، کہ جب تک تم لوگ مجھ کو دیکھنے لو کہ میں باہر آ رہا ہوں نماز کے لیے تب تک تم لوگ کھڑے نہ ہونا، یہ لوگ کہتے ہیں، نہیں، پہلے ہی سے کھڑے رہو؟ جانتے ہیں اس میں حکمت کیا ہے، میں آج اس حکمت کو مختصرًا سمجھا دوں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سرکار علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے کیوں فرمایا تھا، لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرُوْنِی، نماز کے لیے کھڑے نہ ہونا جب تک کہ مجھے دیکھنے لینا کہ میں جماعت قائم کرنے کے لیے باہر آ رہا ہوں، اس لیے کہ اس میں ایک حکمت ہے، ایک راز ہے، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس راز کی طرف اشارہ کر دیا ہے، سمجھنے والے سمجھتے ہیں، کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے باہر آئیں گے مسجد میں اور سرکار کو لوگ دیکھ کر کھڑے ہوں گے تو کھڑے ہوں گے نماز کے لیے اور تعظیم ہو گی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ وہابیوں کو، دیوبندیوں کو حضور کی تعظیم ایک پل گوارا ہی نہیں ہے اس لیے کہتے ہیں کہ ہم شروع ہی سے کھڑے رہیں گے، مگر اس سنی مسلمانو! آپ کو کیا کرنا ہے، آپ کو وہی کرنا ہے جو ہمارے مبلغین بتاتے رہے ہیں، جو آپ کے امام امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان نے بتایا، جو ہمارے فقہا نے بتایا کہ پہلے بیٹھے ہیں، جب وقت آئے کھڑے ہونے کا، تب کھڑے ہوں، یہ وہی وقت ہے جس وقت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ان کے جتنے عقیدے ہیں کسی بھی عقیدے کا ثبوت نہ قرآن پاک سے ہے، نہ حدیث رسول اللہ سے ہے اور نہ ہی امت سے، نہ وہ حضور کا مذہب ہے، نہ صحابہ کا مذہب ہے، اور الحمد للہ ہمارے جتنے عقیدے ہیں یہ سارے وہی عقیدے ہیں جو صحابہ سے ثابت ہیں اور رسول اللہ سے ثابت ہیں تو ماانا علیہ واصحابی یعنی اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ ہم۔ تہتر میں ایک کون؟ ہم۔ اور باقی بہتر میں کون؟ وہ، وہابی، دیوبندی، اور وہابی، دیوبندی سے مراد وہ لوگ ہیں جو عقیدے کے لحاظ سے وہابی اور دیوبندی ہیں، باقی جو بھولے بھالے عوام بھٹک کر ان کی طرف چلے گئے ہم ان کو اس اجالس سے احادیث نبویہ کے حوالے سے دعوت دے رہے ہیں کہ آپ اگر حق کو آؤ، سمجھ گئے ہو تو آج ہی تو بہ کر کے اہل سنت و جماعت میں شامل ہو جاؤ اور کچھ بھی شبہ ہو تو ہمارے مبلغین ہیں، ہم ہیں، تم کو سمجھائیں گے، اللہ تعالیٰ ہم کو، آپ کو سب کو توفیق خیر دے، ہم اہل حق تہتر میں سے ایک ہیں، ہم اہل سنت و جماعت ہیں، وہابی دیوبندی، قادریانی چکٹالوی وغیرہ یہ سب لوگ ان

بہتر فرقوں میں ہیں، جن کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہنمی کہا ہے، جتنی فرقہ صرف ایک،
ما انہا علیہ واصحابی یعنی ہم اہل سنت و جماعت۔
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔
(مر مر مصان المبارک، ۲۰۰۹ء، ۳۱ اگسٹ ۲۰۰۹ء، بروز منگل)